تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

اخباری مضمون

کچھ کھاتی پیتی نہیں ہے

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

گذشتہ دو سال سے ثناء نے گھر والوں سے لاتعلقی اختیار کر لی ہے، کسی سے بات نہیں کرتی اور اگر کوئی بات کرے تو صحیح جواب نہ دیتی، یا تو خاموش رہتی یا بے ربط باتیں کرنے لگتی۔

یہ پہلی مرتبہ اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ کراچی نفسیاتی ہسپتال آئی۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے تو یہ بالکل خاموش رہنے لگی تھی اور اب دو ماہ سے خود سے باتیں کرتی رہتی ہے، اسے گھر والوں کا احساس نہیں ہوتا نہ ہی اپنی پرواہ ہے، نہ کھانے پینے کی پرواہ ہے، نہ اپنی صفائی ستھرائی کا خیال، کپڑے میلے ہیں تو ویسے ہی پہنے رہتی ہے۔ ہر وقت اکیلی بیٹھی بلاوجہ اشارے کرتی رہتی ہے، کبھی خود ہی مسکراتی ہے، پہلے تو نیند بہت کم آتی تھی، دن رات اِدھر اُدھر بے چینی سے ٹہلتی اور اب خود ہی پہلے کے مقابلے نیند بہتر ہو گئی ہے، چند گھنٹے سو جاتی ہے مگر جیسے کہ اور سب لوگ رات کو پوری نیند لیتے ہیں اور دن میں اپنے معمولات انجام دیتے ہیں یہ ایسا نہیں کرتی۔ دو سال قبل اپنا کام وغیرہ خود کر لیتی تھی مثلاً کپڑے خود بدل لئے، کبھی خود ہی آٹا گوندھ کر روٹی پکالی مگر وقت کے ساتھ یہ کام بھی چھوڑ دیئے۔

اب ۳ ماہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے، جس کا اس کو احساس نہیں۔ آج کل کبھی الٹی سیدھی باتیں کرتی ہے تو کبھی گالیاں دینے لگتی ہے۔ خواہ مخواہ ہنسنا شروع کر دیا ہے، ہماری سمجھ میں ہی نہیں کہ اسے ہوا کیا ہے اس لئے ہم نے اب تک علاج کی طرف توجہ نہ دی، ہمارے تو خاندان میں بھی کوئی نفسیاتی مریض نہیں اس لئے ہماری توجہ بھی اس جانب نہ گئی۔

ثناء کی والدہ نے بتایا کہ یہ خاموش طبیعت تو بچپن سے تھی، ہم نے چار سال کی عمر میں اس کو اسکول میں داخل کروا دیا۔ یہ صحیح وقت پر اسکول جاتی، پڑھنے میں ٹھیک تھی، اسکول میں بچوں میں خوش رہتی، آٹھویں جماعت تک اچھا پڑھا اس کے بعد نویں جماعت میں آئی تو کہنے لگی کہ اب پڑھائی چھوڑ دوں گی پڑھنے میں دل نہیں لگتا، ایک روز مجھے بہت عجیب لگا جب اس نے اپنی کاپی پر لکھا اور صفحہ پھاڑ دیا۔ اس

طرح کئی بار کیا۔ بہر حال ہم نے زیادہ توجہ نہ دی اور یہ میٹرک میں آ گئی ۔ اس دوران اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ انہیں اچانک دل کا دورہ پڑا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس صدمے کے بعد سے یہ لاتعلق ہوتی چلی گئی ۔ پھر ہم لوگوں کے ساتھ مالی مسائل بھی بڑھ گئے ۔ کرائے کا مکان تھا، بچوں کا ساتھ بھی، اس کے علاوہ میری ایک بیٹی اور تین بیٹے اور بھی ہیں۔ ان پر بھی توجہ دیتی کہ تعلیم متاثر نہ ہو دیگر ضروریات زندگی بھی تھیں، سب کچھ دیکھنا پڑتا، ان حالات میں اس کی جانب وہ توجہ نہ ہوسکی جس کی ضرورت تھی، اسی کیفیت میں اتنا وقت گزر گیا۔

اس وقت یہ اٹھارہ سال کی ہے گھر کے کاموں میں میرا ہاتھ بٹاتی پھر کہیں اچھا رشتہ دیکھ کر میں اس کی شادی کر دیتی مگر یہ تو اب اپنے کام کرنے کے قابل بھی نہ رہی۔

ثناء کے بھائی نے بتایا کہ اس نے اپنے دوست سے بہن کی کیفیت کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگا کہ اس کا نفسیاتی علاج ہونا چاہئے تب میں نے امی کو بتایا کہ اسے کراچی نفسیاتی ہسپتال لے کر چلتے ہیں۔ ثناء شدید ذہنی مرض کا شکار تھی، خاتون ڈاکٹر نے اس کی بیماری کے بارے میں تمام تفصیلات مرتب کیں، طبی معائنہ ہوا کہ کوئی جسمانی مرض تو نہیں اور اگر ہے تو ساتھ ہی اس کا علاج بھی کیا جائے ۔ ذہنی معائنہ کرنے کے بعد ادویات تجویز کی گئیں۔ ان کے اہل خانہ کو نفسیاتی امراض کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کیں۔ عام طور پر ذہنی امراض موروثی ہوتے ہیں۔ مگر زندگی میں رونما ہونے والے واقعات اور حادثات سے بھی ذہن متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جیسا کہ ثنا کی بیماری کا آغاز والد کے انتقال کے بعد ہوا۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ بیماری کا آغاز اسی وقت ہو جب کسی فرد کو کوئی صدمہ ہو بلکہ ذہنی مرض کسی ذہنی صدمے کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔

ثناء علاج سے بہت بہتر ہوگئی ہے۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی